مدینۃ المسیح

لاہور ۳ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کو بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضور کو انفلوئنزا کی خفیف شکایت ہوگئی تھی ۔ لیکن اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے الحمد للہ ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ۔ —— سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ انہیں آج پھر کچھ حرارت ہوگئی ہے لیکن عام حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

قادیان ۳ ماہ صلح ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے ۔ سر میں درد کی تکلیف بھی ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ و صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ

جلد ۳۲ | ۵ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۵ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴

روزنامہ الفضل قادیان —— ۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

خاتم النبیین کا مفہوم ۔ دیگر آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

۲۸ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی ۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے :-

ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیماہ

معزز حاضرین ! یہ آیت سورۂ احزاب رکوع پانچ کی ہے ہم دل و جان سے ایمان رکھتے ہیں ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں ۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان معنوں میں خاتم النبیین قرار دیا ہے ۔ "آپ جامع ہیں تمام کمالات انبیاء علیہم السلام کے ۔ اور منتقل کرنے والے ہیں ان کمالات و برکات کو اپنے متبعین میں ۔ گویا آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے ۔ کہ آپ کامل غنی بھی ہیں ۔ اور کامل سخی بھی ۔ اور حق تو یہ ہے ۔ کہ وہ غنی کس کام کا جو ساتھ ہی سخی بھی نہ ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ۔

"لامعنی لختم النبوۃ علیٰ فردٍ من غیر ان تختم کمالات النبوۃ علیٰ ذالک الفرد ۔ ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامۃ" (استفتاء صلا)

یعنی کسی شخص کو ختم نبوت کے خطاب سے مخاطب کرنے کے معنے اس کے سوا کچھ نہیں ہوتے کہ اس پر نبوت کے تمام کمالات ختم کر دئے جاتے ہیں ۔ اور کسی نبی کا صاحب کمالات عظمیٰ ہونا بجز اس کے کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی اُمت میں ان کمالات کو منتقل کرنے والا ہو ۔ اور اسبات کا ثبوت کہ کوئی نبی اپنی فیض رسانی میں کامل فرد ہے ۔ صرف اسی بات سے مل سکتا ہے ۔ کہ ایسے نبی کی اُمت میں سے کوئی اس بات کا دعوےٰ بھی کرے ۔ کہ اس کو اس کے مطاع نبی کی فیض رسانی سے فلاں اعلیٰ مقام روحانی حاصل ہوگیا ہے ۔ اور اگر کوئی نبی اپنی فیض رسانی سے کسی کو اپنے رنگ میں رنگین نہیں کر سکتا ۔ تو پھر کسطرح معلوم ہو ۔ کہ وہ خود بھی صاحب کمالات عظمیٰ ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

پس ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین اسی مفہوم میں تسلیم کرتے ہیں کہ آپ ایک طرف تو اس قدر کمالات نبوت حاصل کر چکے ہیں ۔ کہ وہاں تک کسی ایک نبی کا پہنچنا تو درکنار ۔ کل انبیاء علیہم السلام کے کمالات مجموعی طور پر بھی آپ کے کمالات سے کوئی نسبت نہیں رکھتے کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ شعر کہنے والے نے بے شک بہت اچھی بات کہی اور اس سے زیادہ وہ اپنے حالات کے لحاظ سے اور کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا ۔ مگر حقیقت یہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اس سے بہت بلند ہے ۔ ہمارے زمانہ میں خدا کا ایک مامور پیدا ہوا ۔ جس نے دعویٰ کیا ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اوقات میں اپنے انبیاء کو جو جام پلایا تھا ۔ وہی تمام کا تمام جام مجھ کو بھی پلایا ۔ سبحان اللہ ! کتنا عظیم الشان دعوےٰ ہے ۔ مگر اس ارفع و اعلیٰ مقام پر پہنچکر آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دمِ او بے شمار

یعنی آپ نے فرمایا ۔ یہ کیا تعریف ہوئی ۔ کہ میرا آقا صرف یوسف کا سا حسن رکھتا ہے ۔ حق تو یہ ہے ۔ کہ ایک یوسف کیا ۔ ہزارہا یوسف بھی اگر جمع ہو جائیں ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسن میں ایسے گم ہوں ۔ کہ ان کا پتہ بھی نہ چلے ۔ اور پھر مسیح اور اس کا دم حیثیت ہی کیا رکھتا ہے ۔ کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دم سے تشبیہ دی جاسکے ۔ کیونکہ ہمارے آقا کو تو اللہ تعالےٰ نے وہ مقام عطا فرمایا ہے ۔ کہ آپ کے دم سے بیشمار مسیح پیدا ہوتے چلے جائیں جو مسیح ناصری کی طرح اپنے دم سے لوگوں کو شفا بخشیں ۔

میرے بھائیو ! یہ کوئی مبالغہ نہیں ۔ بلکہ واقعات اور حالات اس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں ۔ کیونکہ ایسا کہنے والا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دمِ پاک سے مسیح بن کر ببانگ بلند پکار رہا ہے ؎

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

پس جو تعریف ایک واقفِ حقیقت بیان کر سکتا ہے ۔ وہ کسی دوسرے سے کس طرح ممکن تھی ۔

میرے محترم بھائیو ! ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس نے ہر وہ جام اپنے منعم حقیقی سے نوش فرمایا جو تمام انبیاء کو وقتاً فوقتاً دیا گیا تھا ۔ اور جو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک دم سے مسیحا تھا ۔ اس کو بھی اقرار کرنا پڑا ۔ کہ میں جو در جامۂ ہمہ ابرار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رنگ سے رنگا گیا ہوں ۔ مجھے بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مقام معلوم نہیں ہو سکا ۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) کس عالی مرتبہ کا نبی ہے ۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا ۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا ۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی ۔ وہی ایک پہلوان ہے ۔ جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا ۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی ۔ اور انتہائی درجہ بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی ۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا ۔ اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی ۔ اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اس کو دیں ۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی۔ جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۵-۱۱۶)

معزز حاضرین۔ اس حوالہ میں کس حسن اور خوبی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تین امور کا اظہار فرمایا۔ اول یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ذاتی کمال اور ارفع مقام میں اس قدر بلند ہیں۔ کہ "میں جو ہر نبی کا پیالہ پی چکا ہوں۔ یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔" دوسرے یہ کہ آپ بے انتہا فیض رساں ہیں۔ جیسے فرمایا۔ "اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں"۔ اور تیسرے یہ کہ میں آپ کی فیض رسانی کا زندہ شاہد اور نمونہ ہوں۔ جیسا کہ فرمایا "ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

پس ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی مفہوم میں خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ جامع کمالات انبیاء بھی ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ فیض رسانی میں وہ تاثیر قدسی رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے دم سے بے شمار مسیح پیدا ہو سکتے ہیں۔ جس کا ایک زندہ ثبوت حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود سے ملتا ہے

آیت خاتم النبیین سے استدلال

سب سے اول میں اسی آیت کو لیتا ہوں۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ اس آیت کو میں دو طرح زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔ اول اس طرح کہ اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تین امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک امر کی نفی کی گئی ہے۔ اور دو کا اثبات کیا گیا ہے۔ جس امر کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفی کی گئی ہے۔ اس کا ذکر یوں فرمایا۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم۔ اور جن دو امور کا اثبات کیا گیا ہے۔ ان کا ذکر یوں فرمایا۔ (الف) ولکن رسول اللہ (ب) وخاتم النبیین۔

ابوت کی نفی کی وجہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو کہا گیا۔ کہ یہ تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ حضرت زید کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متبنہ بنایا ہوا تھا۔ اور اہل عرب کا یہ رواج تھا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا متبنہ بنا لے۔ تو وہ اس کا بیٹا ہی سمجھا جاتا۔ حضرت زید کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب کا نکاح کیا۔ مگر بعد میں وہ رشتہ قائم نہ رہ سکا۔ اور حضرت زینب کی طلاق واقع ہو گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالے کے اذن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب سے جب خود شادی کی۔ تو عربوں نے اپنے رواج کے مطابق مشہور کر دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اس پر اللہ تعالے نے وحی نازل فرمائی۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ پھر ان کی بہو کیسے بن گئی۔ متبنہ تو بیٹا نہیں ہوا کرتا

رسول اللہ کہنے کی وجہ

اللہ تعالے نے کفار کی اس زعم کو بیہودہ قرار دینے کے لئے کہ متبنہ بھی بیٹا ہوا کرتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم کہہ کر رد تو کر دیا۔ مگر اللہ تعالے کا یہ فرمانا بالفاظ دیگر کفار عرب کے ایک دوسرے اعتراض کا اعتراف تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہنے کی صورت میں وہ کیا کرتے تھے۔ کہ آپ چونکہ معاذ اللہ ابتر ہیں۔ اس لئے آپ کا سلسلہ زیادہ سے زیادہ آپ کی زندگی تک چل سکتا ہے۔ آپ کی وفات کے ساتھ ہی معاذ اللہ آپ کے کام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ان کے اس بے ہودہ اعتراض کا اللہ تعالے نے رسول اللہ کہہ کر جواب دے دیا یعنی اے کفار اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ظاہری بیٹا نہیں۔ تو اس سے تم نے یہ نتیجہ کیسے نکال لیا۔ کہ آپ کے روحانی سلسلہ کا کوئی وارث نہیں ہو گا۔ کیونکہ روحانی سلسلے تو نبوت و رسالت کے ساتھ قائم ہوا کرتے ہیں۔ یعنی ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوا کرتا ہے۔ اور انبیاء دنیا میں اسی لئے آتے ہیں۔ کہ ظاہری ابوت و نبوت کے سلسلہ کو منقطع کر کے روحانی ابوت و نبوت کا سلسلہ قائم کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔ یعنی کیا اے معترضین تمہیں نظر نہیں آتا۔ تمہارے بھائی بیٹے وغیرہ تمہارے ظاہری تعلقات کو چھوڑ چھوڑ کر اس روحانی نسبت سے منسوب ہوتے جاتے ہیں۔ پس آج جو ظاہری طور پر تمہاری طرف منسوب ہو کر تمہارا بیٹا کہلاتا ہے۔ اور تم اس کے باپ بنتے ہو۔ کل وہی تمہاری اس ظاہری نسبت کو ترک کر کے اور تم کو ابتر بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت میں شامل ہو جائے گا۔ عکرمہ بن ابو جہل کی بجائے عکرمہ بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلانے کو اپنا فخر سمجھیں گے۔ اس لئے ہم نے جو کہا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم کہ محمد رسول اللہ تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔

احباب حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتی ہیں خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے فکر و تشویش میں تخفیف کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ نواب محمد علی خان صاحب کی تکلیف میں گزشتہ تین روز سے اس قدر کمی ہے۔ کہ پیشاب میں خون کا رنگ ہلکا ہونا شروع ہو گیا ہے الحمد للہ پہلے جو بے حد گاڑھا سرخ اور سیاہ خون متواتر آ رہا تھا۔ اس کے مقابل تو اب برائے نام ہی ہے ثم الحمد للہ

عزیزہ منصورہ بیگم کے متعلق دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے۔ کہ مرض میں کچھ تخفیف ہونی شروع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ تمام اصحاب و احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ خدا تعالے اپنے فضل سے نواب صاحب کی زندگی میں خاص برکت صحت اور سلامتی کے ساتھ عطا فرمائے۔ اور منصورہ بیگم کا دہلی علاج کے لئے جانا خدا کی رحمت کے نزول کا بہانہ ہو جائے۔

مبارکہ ۳ جنوری ۱۹۴۴ء

اس سے تم کو خوش ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ولکن رسول اللہ ہونے کی وجہ سے تم میں سے ہی ہزارہا بلکہ لاکھوں کیا کچھ بیٹوں کو اپنی گود میں لے کر تم کو ابتر بنادیگا اور خود لاکھوں روحانی بیٹوں کا باپ بن جائے گا۔ جو اس نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ کو چلانے کے لئے ہر وقت سربکف رہیں گے۔

خاتم النبیین

برادران کرام غور فرمائیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام بلحاظ رسالت بیان کرنے کے بعد آپ کو خاتم النبیین فرمانا کیا صاف طور پر ثابت نہیں کرتا۔ کہ یہ سابقہ فضیلت اور رسول اللہ کے ذریعہ قائم ہونے والی ابوت ونبوت سے بڑھ چڑھ کر کسی فضیلت اور ابوت و نبوت کے قائم ہونے والے سلسلہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کسی شخص کا رسول ہونا اس کو ہمارا اسی لحاظ سے باپ بناتا ہے۔ کہ ہم اس سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ہماری روحانیت اس نبی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہمارا روحانی باپ کہلاتا ہے تو پھر کیوں نہ تسلیم کیا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ فرمانے کے بعد خاتم النبیین کے مبارک خطاب سے مخاطب فرمانا کسی ایسی روحانیت کے آپ کی امت یا بالفاظ دیگر آپ کے روحانی بیٹوں میں منتقل کرنے کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے ہے۔ جو مفہوم صرف رسول اللہ کا فقرہ اپنے اندر نہ رکھتا تھا۔

روحانی مقام

قرآن کریم سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے روحانی مقامات کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت۔ صالحیت پھر جہاں سابقہ انبیاء کے ذریعہ حاصل ہونے والے روحانی مقامات کا ذکر کیا۔ وہاں فرمایا الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئٰک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (سورہ حدید) یعنی جو لوگ پہلے انبیاء علیہم السلام سے فیضان حاصل کرتے تھے۔ وہ صرف صدیقیت اور شہادت کا مقام حاصل کر سکے۔ مگر اے برادران کرام اگر اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس جگہ صرف رسول اللہ کہتا۔ تو اس سے بھی صرف یہی نتیجہ نکلتا۔ کہ آپ کی جائداد روحانیہ کے وارث بننے والے بیٹے صرف روحانی طور پر صدیق اور شہید کے نام سے ہی موسوم ہوں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شان ابوت ثابت کرنے کے لئے جو کسی نبی کو میسر نہ آئی۔ آپ کو رسول اللہ فرمانے کے بعد خاتم النبیین بھی فرمایا۔ تا یہ ثابت کرے۔ کہ حضور کے متبعین یا بالفاظ دیگر روحانی فرزندوں کا نام باقی انبیاء علیہم السلام کے فرزندوں کی طرح صرف صدیق اور شہید ہی نام نہ رکھا سکتے ہونگے بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال فیض رسانی جو ختم نبوت کا خاصہ ہے کے ذریعہ روحانیت کے اعلےٰ مقام یعنی نبوت کے نام سے بھی موسوم ہوسکتے ہوں گے۔ تا یہ رسول اللہ ہونے کی وجہ سے صرف صدیقوں اور شہیدوں کا ہی روحانی باپ نہ کہلائے۔ بلکہ خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے وہ تاثیر قدسی رکھے۔ کہ اس کی روحانی فرزندگی کا دعوے کرنے والے اور آپ کے بعد آپ کے سلسلہ کے حقیقی وارث بن کر اس کو اکناف عالم میں پھیلانے والے نبی اور رسول بھی ہوں۔

کفّار کے اعتراض کا ردّ

اے حاضرین کرام! کیا خاتم النبیین کا یہ شاندار مفہوم کفار عرب کے اس اعتراض کہ آپ کی نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا سلسلہ چلانے والا کوئی نہ ہوگا) کی جڑ پر کلہاڑا نہیں رکھ رہا۔ اور ان کی کسی زمانہ میں بھی وہمی ترقی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ روحانیہ کے منقطع ہوجانے کی موہوم امیدوں کو خاک میں ملانے والا مفہوم نہیں۔ کیا وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تنزل کے صرف اس وجہ سے متمنی تھے۔ کہ چونکہ آپ کے بعد آپ کا دنیاوی لحاظ سے کوئی فرزند نہیں۔ ان کی کمروں کو توڑنے والا خاتم النبیین کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ اے لوگو تم تو سمجھتے ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد ختم ہو جائے گا۔ مگر تمہیں ہم آج ہی بتائے دیتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ رسول صرف رسول ہی نہیں۔ کہ جس کے بعد اس کے روحانی فرزند صرف صدیق یا شہید ہو کر اس کے سلسلہ کو چلاتے رہیں گے۔ بلکہ یہ تو خاتم النبیین ہے۔ اس کے سلسلہ کو چلانے والے اس کی کامل فیض رسانی کی برکت سے مقام نبوت پر فائز ہوں گے۔ اس لحاظ سے وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلےٰ درجہ کا فیض حاصل کرنے کی وجہ سے آپ کے امتی یا روحانی فرزند کہلائیں گے۔ اور دوسری طرف اصلاح خلق کا اہم فریضہ ادا کرنے کے لئے مقام نبوت پر فائز کئے جائیں گے۔ چنانچہ اسی مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے فرمایا اے مومنو اذکروا اللہ کثیرا اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی حمد و ثنا کرو۔ کہ اس نے تم کو اس نبی کے مقام ارفع کے ذریعہ بڑے سے بڑے انعام کا وعدہ دیا ہے۔ اب تمہارا خدا تم کو بڑی برکات سے متمتع فرمائیگا اور تم پر خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجیں گے۔

معزز حاضرین اگر خاتم النبیین کے اس مفہوم کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مفہوم لیں۔ جس سے انعامات روحانیہ کے دروازے امت محمدیہ پر کسی لحاظ سے بند تسلیم کرنے پڑیں تو پھر مومنوں کو اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرنے اور خدا کے درود کے مستحق قرار دینے کا ذریعہ ہی کیا رہ جاتا ہے۔

پس حق یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مفہوم میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ جامع ہیں تمام کمالات روحانیہ کے اور آپ ید طولےٰ رکھتے ہیں فیض رسانی اور تاثیر قدسی میں۔ جس کے نتیجہ میں وہ انعام روحانی بھی آپ کے واسطہ سے مل سکتا ہے۔ جو اور کسی نبی کے ذریعہ نہ مل سکتا تھا۔ اور نہ کسی کو ملا۔ اور وہ نبوت ہے۔ پس وہ ایک اور صرف ایک ہی نبی کامل خاتم النبیین تھا۔ جس کی تاثیر قدسی نے ایسا انسان پیدا کیا۔ جس نے ڈنکے کی چوٹ سے کہا۔ میں نے اپنے رسول ومقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اس کے واسطہ سے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ اس لئے اے خدا تیرے حضور دست بستہ ہو کر عرض کرتا ہوں ؎

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی

آیت خاتم النبیین کو اب میں دوسرے رنگ میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ اس آیت کریمہ میں جس عظیم الشان شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا نام نامی و اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور یہ وہ نام ہے جو اور کسی نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور حق یہ ہے۔ کہ اس مبارک نام کا کوئی اور مستحق تھا بھی نہیں کیونکہ یہ نام اپنی ذات میں ایک طرف تو وہ مفہوم رکھتا تھا۔ جس سے کفار عرب کے اعتراض کا کافی ووافی رد ہوتا تھا۔ اور دوسری طرف ثابت کرتا تھا۔ کہ آپ جامع کمالات ہیں۔ اور اپنی تاثیر قدسی سے نبی گر۔ جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ عربی زبان میں بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب بھی وہ مونہہ سے نکالے جائیں۔ معاً دوسری چیز یا دوسرے وجود کا پتہ چل جائے۔ اکیلے اور الگ طور پر وہ کوئی مفہوم نہیں رکھتے۔ مثلاً جب ہم کہیں گے مضروب یا مقتول۔ تو اس کے معنی متحقق نہیں ہوسکتے۔ جبتک کوئی ضارب یا قاتل تسلیم نہ کیا جائے

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے چودہری محمد اختر صاحب کا نکاح مسماۃ غلام فاطمہ رشیدہ بنت شیخ کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۳ کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ عبدالعزیز اوجلوی بسرہ فیروزپور

کیونکہ بغیر ضارب کے مضروب اور بغیر قاتل کے مقتول ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح جب ہم بولیں گے محمود۔ تو اسکے صاف معنے یہی ہونگے۔ کہ اس کا کوئی حامد ہو۔ کیونکہ محمود بغیر حامد کے کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیونکہ محمود کے معنے تعریف کیا گیا۔ اور جب تک کوئی حامد یعنی تعریف کرنے والا تسلیم نہ کیا جائے۔ اس وقت تک کوئی تعریف کیا گیا۔ کس طرح کہلا سکتا ہے۔ پس جب محمود بغیر حامد کے اور حامد بغیر محمود کے ہو نہیں سکتا۔ تو اے برادران کرام آئیے۔ ذرا ان ہر دو مبارک اسماء میں مبالغہ کا رنگ پیدا کر کے دیکھیں۔ کہ محمود کی جگہ کیا صیغہ بن جاتا ہے۔ اور حامد کی بجائے کیا لفظ بن جاتا ہے۔ یعنی تعریف کیا گیا۔ کی بجائے اگر یہ کہیں کہ حد درجہ کی تعریف کیا گیا۔ تو پھر محمود کی جگہ کون لفظ لے گا۔ اور جب تعریف کرنے والے کی جگہ یہ کہیں حد درجہ کی تعریف کرنے والا۔ تو پھر حامد کی جگہ کونسا لفظ استعمال ہوگا۔

محمدؐ و احمدؑ

یہ بات نہایت آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ کہ ایسی حالت میں حامد کی جگہ احمد لے لیگا۔ اور محمود کی جگہ محمد لے لیگا۔ پس اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھکر ہمارے سامنے اس حقیقت کو منکشف کر دیا۔ کہ محمد کے معنے اسی وقت متحقق ہوں گے۔ جبکہ کسی کو احمد بھی تسلیم کیا جائے۔ گویا کہ محمدیت احمدیت کو لازمی طور پر پیدا کرے گی۔ یا یوں کہہ لو۔ کہ محمدیت کا پر تو ہی احمدیت کی پیدائش کا باعث بنیگا۔

پس جس طرح ہم کسی شخص کو جب باپ کہتے ہیں۔ تو اس کے لازمی معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ کیونکہ باپ کے معنے بدوں بیٹا متحقق نہیں ہو سکتے اسی طرح جب کسی کو بیٹا کہیں گے۔ تو اس کے بھی لازمی طور پر یہی معنے ہوں گے۔ کہ اس کا کوئی باپ ہے۔ اسی طرح محمد کہنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کا کوئی احمد ہے۔ اور احمد کہنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کا کوئی محمد ہے۔ پس محمدیت اور احمدیت کا ایسا جوڑ ہے جو کسی کے توڑے نہیں ٹوٹ سکتا۔ محمد ہے تو احمد ضرور ہے۔ اور احمد ہے۔ تو محمد ضرور ہے۔ کیونکہ محمد اپنی ذات میں احمد کا پتہ دیتا ہے۔ اور احمد لامحالہ اپنے محمد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

میرے مکرم بھائیو! دیکھو کس شان سے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھکر کفار کے لغو اعتراض کا قلع قمع کر دیا۔ اللہ اکبر۔ خدا کو اپنے نبی پاک کا کس قدر پاس خاطر ہے۔ کہ وہ اعتراض جو کفار کے دل میں ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم سُن کر پیدا ہونا تھا۔ اس کا جواب پہلے ہی نام محمد میں دے دیا۔ کہ اے نادانو! تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نفی اُبوت کا ذکر سُن کر یہ خیال نہ کر لینا۔ کہ چونکہ آپ کا کوئی صلبی بیٹا نہیں۔ اس لئے آپ کے سلسلہ کا وارث کون ہوگا۔ کیونکہ آپ کے دین کی اشاعت کرنے والے احمد کی پیشگوئی تو اس کے نام محمد میں موجود ہے۔ تم کیسے عرب ہو۔ کہ اس کا نام محمد سنکر پھر بھی نہیں سمجھتے۔ کہ یہ محمد کیسا محمد ہے۔ جس کا احمد نہ ہوگا۔ سبحان اللہ! اللہ تعالےٰ نے کس عجیب شان سے حضور کا نام محمد رکھکر آپ کو بمنزلہ باپ قرار دیدیا۔ اور اس لفظ محمد سے پیدا ہونے والے احمد کو بمنزلہ بیٹا قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ابوت کو پیش کر کے ابتر کہنے والوں کو ساکت کر دیا۔

معزز سامعین! میں چاہتا ہوں۔ کہ اس جگہ اس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد کا کچھ نمونہ پیش کر کے آپ کو خوش وقت کر دوں۔ حضرت احمد قدنی اپنے آقا محمد مدنی کی حمد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک نور ہے۔ اس لئے نور نے نور کو قبول کر لیا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائکہ میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولےٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ

لِلّٰہِ الْحَمْد

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید سال دہم کے مالی بہاد میں ۳۱ ردسمبر تک جس قدر وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ ان میں اکثر بفضلِ خدا نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ کے حضور جس قدر سجدات شکر بجا لائے جائیں۔ وہ تھوڑے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ درحقیقت یہ یہ تمام اضافہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس دعا کا نتیجہ ہے جو حضور نے تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے ان الفاظ میں کی۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک فرما۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔"

یہ دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گئی۔ اور خدا کے فرشتوں نے مومنوں کے دلوں پر القاء کیا۔ کہ وہ اس سال زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔ پس یہ سب اضافہ حضور کی دعا کے نتیجہ میں ہے۔ وعدہ کرنے والے احباب اور کارکنان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر اخبار میں گنجائش ہوئی۔ تو جماعتوں اور افراد کے نمایاں اضافہ اس لئے شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کہ وہ جماعتیں اور وہ افراد جو اب تک اپنے وعدے نہیں دے سکے۔ اور ہندوستان کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ رجنوری ۴۴ء ہے۔ وہ بھی میعاد مقررہ سے پہلے پہلے اپنے دوسرے

ضروری اطلاع

جن احباب نے الفضل کا چندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ادا نہیں فرمایا۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال نہیں کیا۔ ان کے نام حسب اعلانات سابقہ وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ جن احباب کو وی پی پہنچیں وہ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

منیجر الفضل

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کردے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۰۹ ۷ منکہ سکینہ بی بی زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم جٹ چیمہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس و بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ⅔ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا مہر دو صد پچاس روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ عطاء اللہ دیہاتی مبلغ خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ علی محمد صحابی موصی

نمبر ۱۱۱ ۷ ۔ منکہ سردار بی بی بیوہ نبی بخش قوم جٹ چیمہ عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء ساکن چک ۴۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ⅔ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا مہر دو صد روپیہ تھا جو میرے پاس ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ :۔ سردار بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ علی محمد موصی صحابی

گواہ شد :۔ موصیہ والدہ چودھری عطاء اللہ دیہاتی مبلغ قادیان بقلم خود

نمبر ۱۱۲ ۷ ۔ منکہ سکینہ بیگم زوجہ بابو جلال الدین صاحب فیروزپوری قوم شیخ عمر اندازاً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار العلوم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ⅔ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ جس کی قیمت مبلغ ستر روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا مہر ایک ہزار روپیہ ہے جس میں سے مبلغ ۵۰۰/- روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کانٹے و حق مہر کل مبلغ ایک ہزار ستر روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں کوئی روپیہ یا جائیداد داخل یا حوالہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں تو وہ رقم یا جائیداد میری وصیت کے حساب سے منہا کر دی جائیگی۔

الامتہ۔ سکینہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ مختار احمد ہاشمی کارکن بیت المال

گواہ شد :۔ منظور الحق کارکن بیت المال۔

نمبر ۱۱۳ ۷ ۔ منکہ طالع بی بی بیوہ چودھری غلام علی صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۹۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دیوانی وال ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ⅔ ہش حسب ذیل ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) زمین چاہی و بارانی بعد تقسیم فرزندان از روئے شریعت ۳½ کنال جس کی اس وقت بازاری قیمت تقریباً ۳۰۰/- ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس حصہ کی قیمت ۳۰/- روپیہ کو جلد از جلد اپنے ذریعہ خود داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے رسید حاصل کر لوں گی۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں اپنے پوتوں کے پاس رہائش رکھتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو انجمن اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔

الامتہ :۔ طالع بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :۔ محمد ملک بقلم خود فرزند موصیہ

گواہ شد :۔ سیر احمد بقلم خود فرزند موصیہ

نمبر ۱۱۴ ۷ ۔ منکہ عبدالرحیم ولد محمد دلدار خان قوم افغان زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ماہ رمضان ۱۳۵۸ھ ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف تنخواہ پر گزارہ ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۳۳/- ماہوار ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور وہ ماہ بماہ حسب ہدایت و قواعد مرکز ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ہو تو اس کے دسویں حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس جائیداد میں کچھ رقم ادا کردوں تو مجرا ہوگی

العبد عبدالرحیم خان چٹھی رساں کہروڑ پکا ضلع ملتان گواہ شد :۔ قاضی حبیب اللہ ساکن قاضی ہدرہ

گواہ شد :۔ حسن محمد قریشی احمدی کہروڑ پکا۔

نمبر ۱۱۵ ۷ منکہ عبدالقادر ولد منشی عبدالخالق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ⅔ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۸۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد :۔ عبدالقادر موصی۔

گواہ شد :۔ مرزا محمد اکرم موصی

گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری موصی

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء کو قرعے ڈالے گئے اور حسب ذیل اصحاب کے نام قرعہ میں نکلے :۔

(۱) صوفی علی محمد صاحب ایک حصہ (۲) استانی محمودہ بیگم صاحبہ ہر دو حصہ (۳) اہلیہ صاحبہ چودھری فتح محمد صاحب بٹالوی ایک حصہ (۴) مرزا شریف احمد صاحب ایک حصہ (۵) اہلیہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب لاہور ایک حصہ (۶) بابو محمد شفیع صاحب ایک حصہ (۷) مرزا محمد خان صاحب ایک حصہ (۸) مولوی رمضان علی صاحب ایک حصہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ اصحاب بموجب قواعد روپیہ لے سکتے ہیں۔

خاکسار :۔ محمد الدین سکرٹری دار الشکر کمیٹی

واشنگٹن ۳ جنوری۔ امریکہ کے فوجی اور بحری جرنل نے لکھا ہے کہ طہران کانفرنس اور قاہرہ کانفرنس نے یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ اس وقت جو جزیرے جاپان کے زیر فرمان ہیں انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا جائے۔ اس جرنل نے مزید لکھا ہے کہ چین امریکہ کو فارموسا میں اڈا بنانے کی اجازت دے دیگا۔ اس کے علاوہ اگر کسی اور علاقہ میں ہوائی اڈے کی ضرورت لاحق ہوگی۔ تو چین انکار نہیں کرے گا۔

ماسکو ۳ جنوری۔ آج صبح کا سوویٹ اعلان ہے کہ نیول پر روسی حملہ جاری ہے جرمنوں کی ایک پوری بٹالین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ یوکرین کے محاذ پر کئی آبادیات سے جرمنوں کو بھگا دیا گیا ہے۔

نیو یارک ۲ جنوری۔ امریکہ کی ایک نامعلوم قومی شخصیت کے اس الزام سے سارے امریکہ میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے کہ امریکہ میں ریلوے کی ہڑتال نے ہٹلر کو یہ موقع دے دیا ہے کہ وہ یورپ کی بغاوت کو روک سکے۔ اس طرح اس ہڑتال سے یورپ کی جنگ کا عرصہ زیادہ طویل ہو سکتا ہے۔ اس الزام سے مزدور غیظ و غضب میں آ گئے ہیں۔

رہتاس ۲ جنوری۔ رہتاس اور موٹ کے درمیان ایک پرانی تجویز کے مطابق جھیل تیار کی جا رہی ہے۔

لاہور ۲ جنوری چودھری محمد اسحاق مجسٹریٹ درجہ اول نے پولیس کے ایک چالان کا فیصلہ کرتے ہوئے اور ملزم کو بری قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ پولیس کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ سچ بولنے والوں کی قدر کرنے کی بجائے انہیں جیل میں ڈال دیتی ہے۔

سر ہند ۲ جنوری۔ خالصہ مالوہ دربار کی شہیدی کانفرنس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے (۱) مالوہ شہیدی کانفرنس کا یہ جالی دیوان اکالی پارٹی کی آزاد پنجاب سکیم کو سکھ پنتھ کی ہستی کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہوا ٹھکراتا ہے (۲) خالصہ مالوہ دربار کا یہ بھاری دیوان دربار صاحب کے ارد گرد پرکرماں کو چوڑا کرنے کے لئے دربار صاحب کمیٹی کی جو بنگے گرا دینے والی سکیم ہے اس پر ناراضگی ظاہر کرتا ہے۔ مالوہ کا بچہ بچہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بنگوں کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دیگا (۳) شرومنی کمیٹی کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ وہ بنگے مسمار نہ کرے۔ ورنہ خطرناک نتیجہ برآمد ہوگا

نئی دہلی ۲ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں غیر ایشیائی عورتوں کے داخلہ پر پابندیوں کو ڈھیلا کر دیا گیا ہے۔ جب تک حکومت ہند کے ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اجازت نہ حاصل کی گئی ہو۔ یورپین برٹش قومیت کی عورتوں اور بچوں کو سفر کی سہولیات نہیں دی جائینگی نوآبادیات اور غیر ممالک کی عورتوں کو عام طور پر اجازت دے دی جائے گی۔ بشرطیکہ کوئی وجہ نہ ہو۔

دہلی ۳ جنوری۔ حضور وائسرائے لارڈ ویول نے انڈین سائنس کانگرس کے اکتیسویں سیشن کو شروع کرتے ہوئے جو تقریر کی اس میں کہا۔ ہندوستان میں سائنس کانگرس نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ اسے زراعت اور صنعت کے متعلق پتہ لگانا ہے کہ زراعت اور صنعت کے ذرائع کو ترقی دے کر کس طرح فائدہ اٹھانا ہے۔ اور کیوں کر لوگوں کو خوشحال بنانا ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان اپنی قبیلہ اپنی آبادی اپنی تاریخ اور اپنی جغرافی حیثیت سے اس بات کا حق رکھتا ہے کہ دنیا کی ترقی میں حصہ لے۔ ہندوستان میں بھی بڑے بڑے سائنسدان پیدا ہوئے ہیں۔ اور اب بھی ہوں گے۔ ہندوستان پہلے اپنی پرانی روایات کے رو سے قدرتی وسائل کا کھوج لگانے میں بہت کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

وائسرائے نے کہا دوسرے ملکوں کی طرح ہندوستان نے بھی سائنس سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ نئی سوسائٹیاں اور نئے محکمے کھل گئے ہیں اور ریسرچ کرنے والوں نے فوجوں کی صحت بحال رکھنے۔ سپلائی کی گتھی سلجھانے۔ گولہ بارود تیار کرنے میں بڑی امداد دی ہے۔ آنے والے سال ہندوستان کے لئے بہت اہم ہوں گے۔ ہندوستان کو لڑائی کے بعد بھی سائنس کے ان گنت وسیلوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے

لنڈن ۳ جنوری۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات پھر ہوائی جہازوں نے برلین پر حملہ کیا نومبر کے دوسرے ہفتے سے انگریزی ہوائی جہازوں نے برلین پر حملے شروع کئے۔ اس سلسلہ میں یہ دسواں بڑا حملہ تھا اس سے پہلے جو حملہ کیا گیا اس میں ایک ہزار ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر یہ دوسرا حملہ تھا۔ سٹاک ہوم سے جو خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ اس حملہ سے برلین کے وکن میں جو صنعتی مقام تھے ان کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اور ہیمبرگ کے پاس دشمن کے صنعتی ٹھکانے کو نشانہ بنایا۔

لنڈن ۳ جنوری آج اٹلی کی لڑائی کے متعلق جو اعلان کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ آرٹونا سے شمال میں کنارے کے ساتھ ساتھ جو سڑک جاتی ہے اس پر بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے زور کی بارش اور برف باری ہو رہی ہے

ماسکو ۳ جنوری۔ روسی فوجیں زیٹومیر کے جنوب اور جنوب مغرب کی طرف بڑھ کر بگ دریا پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ ایک اور علاقہ میں ۲۰ میل سے بھی کم فاصلہ دریا کا رہ گیا ہے۔ زیٹومیر اور کیف کے مغرب میں پہاڑی علاقہ کی طرف روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ کل پولینڈ کی سرحد کا فاصلہ ۲۰ میل سے بھی کم رہ گیا تھا۔

واشنگٹن ۳ جنوری۔ کل امریکی فوجیں نیوگنی میں سانڈور کی بندرگاہ پر جو فن شافن سے ۵۰ میل شمال میں ہے اتر پڑیں۔ امریکن فوجوں کے پہنچنے سے پہلے یہاں اترنے سے پہلے امریکی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ اس کے بعد دھوئیں کے بادلوں کی آڑ میں فوجیں اتریں۔ پہلے تو جاپانیوں نے مقابلہ نہ کیا۔ لیکن جب امریکی دستوں نے مورچے بنانے شروع کئے۔ تو جاپانی دستے مقابلہ کے لئے آئے۔ لیکن ان کو بھگا دیا گیا۔ جنوب کی طرف سے آسٹریلوی دستے بڑھ رہے ہیں۔ اس طرح جاپانیوں کو گھیر کر تباہ کر دیا جائے گا۔

چنگنگ ۳ جنوری مارشل چیانگ کائی شیک نے چینی فوج کے نام ایک پیغام دیا۔ جس میں کہا۔ کہ نئے سال میں لڑائی دو ٹوک مرحلے پر پہنچ جائیگی۔ اور اس موقعہ پر میں چینی فوجوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں پہلے سے بھی زیادہ حوصلہ دکھائیں گے۔

ماسکو ۳ جنوری۔ کل روسی فوجوں نے کیف کے مورچے پر ۲۰۰ مزید شہروں اور گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ کیف سے وارسا جانے والی لائن پر روسی بڑھ رہے ہیں۔ اور پولینڈ کی سرحد سے ۸ میل دور رہ گئے ہیں۔